جدید تجارتی شکل "ڈراپ شپنگ "کا تحقیقی مطالعہ

A Research Study of the Modern Business Form "Drop Shipping"

Dr. Hafiz Saeed ur Rehman
Lecturer, Department of Islamic Thought, History and Culture
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Email: saeed.rehman@aiou.edu.pk

Abstract
Drop shipping is a modern online business form in which a drop shipper is someone who buys an item from an online company and ships it to his customer, without keeping a warehouse. A drop shipper is a middleman who buys an item from a company and ships it to the customer. Thus, the drop shipper sells the item that he does not own, does not possess, and does not deliver the item to the buyer himself. Delivery is done by the company from whom he buys the item. In the common cases of drop shipping, there are many Shariah-related issues, due to which it is not permissible according to Shariah. However, if a few limitations are considered, drop shipping can be legally justified. For example, (a) the drop shipper promises to sell instead of selling to the buyer and then buys the item himself and sells it to him. (b) A drop shipper becomes a dealer or company selling agent to sell the desired item and gets paid for providing the services. (c)A case of justification is that the drop shipper becomes the buyer's agent, purchases the item, and charges the buyer additional fees. (d) After receiving the order, the drop shipper first buys the desired item and then sells it to the buyer after keeping a profit on it. This will be discussed in detail in the article under review.
Keywords: Drop shipping, Online business, Selling agent, Shariah

ڈراپ شپنگ کو پروڈکٹ سورسنگ بھی کہا جاتا ہے۔ آن لائن کاروبار میں خریدار تک مبیع کی ترسیل کی ذمہ داری کے عمل کو بائع سے ساقط کرنے کو ڈراپ شپنگ کہتے ہیں۔ یہ ای کامرس کی دنیا کا آن لائن کاروبار ہے جس میں ایک آن لائن اسٹور بنایا جاتا ہے اور اس کے ذریعے مختلف مصنوعات فروخت کی جاتی ہیں۔ یہ ایسا طریقہ تجارت ہے جس میں بیچنے والا (ڈراپ شپر) ان مصنوعات کی تصاویر اپنی ویب سائٹ پر لگاتا ہے ۔ جب ویب سائٹ پر کوئی آرڈر ملتا ہے تو ڈراپ شپر اس چیز کو سپلائی کرنے والے تیسرے فریق، شخص یا کمپنی کو آرڈر دیتا ہے۔ پھر تیسرا فریق (تھوک فروش، کمپنی یا فیکٹری وغیرہ) مطلوبہ پروڈکٹ براہ راست خریدار کو بھیجتا ہے۔ اس صورتحال میں ویب سائٹ پر چیز بیچنے والا شخص بائع اور مشتری کے درمیان محض مڈل مین اور بیچوان ہوتا

ہے اور وہ ایسی مصنوعات فروخت کرتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہیں ہوتیں۔ اس کے پاس ان کا ذخیرہ اور گودام بھی نہیں ہوتا۔ مزید یہ کہ وہ خریدار کو مبیع بھیجنے کا پابند بھی نہیں ہوتا۔ قیمت فروخت اور قیمت کے خرید کے درمیان فرق، مڈل مین کا منافع ہوتا ہے۔ دور حاضر میں ڈراپ شپنگ اپنی خصوصیات کے باعث ایک مقبول کاروبار بن گیا ہے۔

ڈراپ شپنگ کی خصوصیات

1 ڈراپ شپنگ کا کاروبار شروع کرنے کے لیے خود آن لائن سٹور کا مالک ہونا ضروری نہیں ہوتا کسی بھی مشہور آن لائن اسٹور کو مصنوعات کی نمائش کے لیے متبادل پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً علی ایکسپریس کی مصنوعات کو ڈراپ شپنگ انداز میں ڈسپلے کرنے کے لیے ای بے اسٹور کو پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس صورت میں جب کوئی ای بے وزیٹر پروڈکٹ دیکھتا ہے اور خریداری کا آرڈر دیتا ہے تو مڈل مین علی ایکسپریس کو خریداری کا آرڈر دیتا ہے تاکہ پروڈکٹ خریدار کے پتے پر پہنچ جائے۔اسی طرح مصنوعات کی نمائش کے لیے سوشل میڈیا یا مختلف سائٹس کو بھی ایک پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

2 ڈراپ شپنگ میں ذاتی آن لائن سٹور تجارتی عمل کا باقاعدہ حصہ نہیں ہوتا بلکہ محض ایک بیچوان اور چینل ہوتا ہے جو خریدار کو اس فیکٹری سے جوڑتا ہے جو ڈراپ شپنگ سروس فراہم کرتی ہے۔ ڈراپ شپنگ میں یہ چیزیں باقاعدہ تجارتی عمل کا حصہ ہوتی ہیں: وہ فیکٹری جو پیداواری عمل کو انجام دیتی ہے، وہ تھوک فروش جو فیکٹریوں سے خریدتا ہے تاکہ ریٹیل اسٹورز کو دوبارہ فروخت کرے، اور وہ خوردہ فروش جو براہ راست صارفین کو فروخت کرتا ہے۔

3 ڈراپ شپنگ کے لیے بہت زیادہ سرمائے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سٹور کا مالک آرڈر وصول ہونے کے بعد تیسرے فریق کو آرڈر دیتا ہے جو مطلوبہ شے کو صارف تک پہنچاتا ہے۔ اس طرح بیچوان کو گودام یا انوینٹری رکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی جس کے لیے کسی بڑے سرمائے کی ضرورت پڑے۔

4 ڈراپ شپنگ میں خریدار کو اصل بائع (تھوک فروش) کے بارے میں علم نہیں ہوتا بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ جس سٹور سے آرڈر کیا ہے اسی سٹور کے نام اور لوگو کے ساتھ پراڈکٹ اس تک پہنچے گی۔ پراڈکٹ میں مسئلہ ہونے کی صورت میں وہ اصل بائع کے بجائے اسی سٹور سے رجوع کرتا ہے۔

5 ڈراپ شپنگ میں مصنوعات کے لیے کسی ایک ذریعہ اور پلیٹ فارم پر پر انحصار نہیں کرنا پڑتا۔ بیچوان یا مڈل مین مختلف پلیٹ فارم سے ہزاروں مصنوعات ڈسپلے کر سکتا ہے۔اس طرح مصنوعات

کے پلیٹ فارم کا تنوع زیادہ خریداروں کو راغب کرتا ہے جس سے فروخت بڑھتی ہے۔ تاہم کسی حد تک یہ چیز خریداروں کی تکلیف کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر خریدار ایک ہی وقت میں ایک خاص سٹور سے دو مختلف پروڈکٹس خریدتا ہے جو اس سٹور نے دو مختلف پلیٹ فارم سے مہیا کرنی ہیں، تو وہ یہ توقع رکھتا ہے دونوں ایک وقت میں پہنچیں گی کیونکہ ایک ہی آن لائن سٹور سے خریدی گئی ہیں حالانکہ اس آن لائن سٹور کے ذرائع اور پلیٹ فارم مختلف ہونے کے باعث ڈیلیوری میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

6 ڈراپ شپنگ کے باعث ای کامرس کا عمل کو بہت آسان اور تیز ہو گیا ہے۔ کم مہارت والا شخص بھی ای کامرس میں قدم رکھ سکتا ہے اور اس سے ڈراپ شپنگ میں مسابقت بہت زیادہ پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ ڈراپ شپر کے لیے مارکیٹ میں اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے منافع کے مارجن کو کم رکھنا پڑتا ہے جس کا فائدہ خریدار کو ہوتا ہے۔

شرعاً بیع کے درست ہونے کی شرائط اور ڈراپ شپنگ

ڈراپ شپنگ کی شرعی حیثیت پر بات کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ شرعاً بیع کے درست ہونے کی شرائط کیا ہیں، اس لیے پہلے وہ شرائط ذکر کی جاتی ہیں۔

ایجاب و قبول پایا جائے

ایجاب و قبول بیع کے بنیادی ارکان ہیں جن کے بغیر بیع مکمل نہیں ہوتی[1]۔ جب ایک شخص کسی دوکاندار سے کہتا ہے کہ میں نے فلاں چیز خریدنی ہے، تو یہ اس کی طرف سے ایجاب ہوتا ہے اور قبول بائع کی طرف سے ہوتا ہے۔ ڈراپ شپنگ میں خریدار کا کسی پراڈکٹ کو خریدنے کے لیے آڈر کرنا ایجاب ہے اور آن لائن سٹور کے مالک کی طرف سے اسے ایکسیپٹ کرنا قبول ہے۔ یہ تحریری ایجاب و قبول ہوتا ہے۔ بائع کی طرف سے پراڈکٹ کو محض ویب سائٹ پر ڈسپلے کرنا قبول نہیں ہو گا بلکہ وہ دعوت ایجاب کے زمرے میں آئے گا۔

مبیع بائع کی ملکیت میں ہو

شریعت اسلامیہ میں کسی بھی ایسی چیز کو فروخت کرنا حرام ہے جو بیچنے والے کی ملکیت میں نہ ہو۔ حدیث میں اس حوالے سے ممانعت وارد ہوئی ہے۔ حکیم بن حزامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کوئی آدمی مجھ سے ایسی چیز بیچنے کا کہتا ہے جو میرے پاس موجود نہیں، تو کیا میں اس پر وہ (غیر مملوک) چیز بیچ دوں اور پھر بازار سے وہ چیز خرید کر اس کے حوالے کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ چیز نہ بیچ جو (بوقت عقد) تیری ملکیت میں نہ ہو[2]۔

ڈراپ شپنگ میں ڈراپ شپر جو چیز اپنے آن لائن سٹور سے بیچ رہا ہوتا ہے وہ اس کی ملکیت میں نہیں ہوتی بلکہ خریدار کی طرف سے آرڈر ملنے پر وہ کسی تیسرے فریق، شخص یا کمپنی کو کہتا ہے کہ وہ خریدار تک مطلوبہ پروڈکٹ پہنچائے۔ مذکورہ شرط کو دیکھتے ہوئے ڈراپ شپنگ درست نہیں ہے۔ تاہم چند شرائط کے ساتھ اس کے جواز کی صورتیں ہیں جو آگے ذکر کی جائیں گی۔

مبیع پر بائع کا قبضہ ہو

ایک شخص نے کوئی چیز خریدی ہے مگر ابھی تک اس کے قبضہ میں نہیں آئی اور وہ اسے آگے کسی اور پر بیچ دیتا ہے تو شرعاً یہ بیع درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! میں چیزیں خریدتا اور بیچتا ہوں، میرے لیے اس میں سے کیا حلال اور کیا حرام ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کوئی چیز خریدے تو اسے آگے نہ بیچ یہاں تک اس پہ تو قبضہ کر لے[3]۔

ڈراپ شپنگ میں ڈراپ شپر کا مبیع پر قبضہ نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات مبیع اس کی ملکیت میں ہی نہیں ہوتی۔ وہ تو محض بیچوان اور مڈل مین ہوتا ہے۔ لہٰذا ڈراپ شپنگ کی ہر وہ صورت جس میں ڈراپ شپر کا مبیع پر قبضہ نہ ہو اور اسے بیچے تو ایسی بیع درست نہیں ہے۔

بیع صرف کی صورت میں مجلس عقد میں عوضین پر قبضہ کرنا

شرعی نقطہ نظر سے بیع صرف (یعنی سونے کی بیع سونے سے یا چاندی کی بیع چاندی سے یا کرنسی کے بیع کرنسی سے) کی صورت میں عاقدین کے لیے ضروری ہوتا ہے جہاں انہوں نے عقد کیا ہے وہیں اور اسی مجلس میں عوضین پر قبضہ کرلیں۔ اگر اسی مجلس میں جانبین سے عوضین پر قبضہ ہوگیا تو بیع درست ہوگی ورنہ ناجائز۔ ابو المنہال فرماتے ہیں کہ میں اور میرا ایک شریک تجارت بیع صرف کرتے ہوئے اسی مجلس میں عوضین پر قبضہ کرتے تھے اور بعض اوقات ادھار بھی کرلیتے تھے۔ ایک مرتبہ ہمارے پاس براء بن عازبؓ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس بابت پوچھا۔ انہوں نے فرمایا میں اور میرے شریک زید بن ارقمؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے، پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو ہاتھ در ہاتھ ہو اسے لے لو اور جو ادھار ہو تو اسے چھوڑ دو[4]۔ یعنی مجلس عقد میں فریقین کی طرف سے عوضین پر قبضہ ہو جائے تو جائز ہے بصورت دیگر نہیں۔

ڈراپ شپنگ میں بیع صرف کی صورت میں بیع صرف کی شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا، نہیں تو بیع درست نہیں ہوگی۔

ڈراپ شپنگ کے جواز کی صورتیں

جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ ڈراپ شپنگ میں کئی چیزیں شریعت سے متصادم ہیں جس کے باعث علی الاطلاق ڈراپ شپنگ کو جائز نہیں قرار دیا جاسکتا۔ تاہم چند قیود کے ساتھ اس کے جواز کی صورتیں پید ہوسکتی ہیں۔ ذیل میں ڈراپ شپنگ کی ان جائز صورتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

بیع کے بجائے وعدہ بیع کیا جائے

چونکہ ڈراپ شپر ایسی چیز بیچتاہے جو اس کی ملکیت اور قبضے میں نہیں ہوتی جس کے باعث یہ بیع شرعاًدرست نہیں۔ تاہم شرعی طور پر اس کے جواز کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ ڈراپ شپر گاہک سے آرڈر لیتے وقت حتمی معاملہ نہ کرے یعنی اس کو یہ نہ کہے کہ میں آپ پر یہ چیز بیچ رہا ہوں بلکہ یوں کہے کہ یہ چیز بیچنے کا معاہدہ کرتا ہوں۔ یہ وعدہ بیع ہو جائے گا۔ پھر وہی چیز متعلقہ کمپنی سے خرید کر خود یا اپنے وکیل کے ذریعے قبضہ میں لے اور پھر کسٹمر کے ساتھ ایجاب و قبول یا تعاطی کے ذریعے بیع کا حتمی معاملہ کرے۔

ڈراپ شپر بائع کا وکیل بالبیع ہو

جواز کی ایک صوت یہ بھی ہے کہ ڈراپ شپر جو کہ خریدار اور کمپنی کے بیچ مڈل مین ہوتا، وہ کمپنی کی طرف سے وکیل بالبیع بن جائے اور کمپنی کے ساتھ اپنے لیے کمیشن یا متعین اجرت کا معاہدہ کرے۔ اس صورت میں ڈراپ شپر خریدار کو چیز اتنی ہی قیمت میں دے گا جتنی قیمت کمپنی کی طرف سے طے شدہ ہے، خریدار سے اس کے علاوہ کچھ نہیں لے گا۔

ڈراپ شپر خریدار کے لیے وکیل بالشراء ہو

جواز کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ڈراپ شپر چیز خریدنے کے معاملے میں خریدار کا وکیل بن جائے اور اس سے آرڈر لے کر پھر مطلوبہ چیز کسی کمپنی یا فرد سے خریدے اور اسے خریدار تک پہنچوائے۔ یوں ڈراپ شپر خریدار کے لیے سروس پروائڈر ہوگا اور اس سروس کے بدلے وہ اپنے لیے ایک خاص اجرت مقرر کرسکتا ہے جو خریدار اسے دے گا۔ اس صورت میں چیز کی قیمت وہی ہوگی جو ویب سائیٹ پر لکھی ہوئی ہے۔ مثلاً چیز کی قیمت پانچ سو روپے ہے تو اسے خریدار کے مال سے پانچ سو میں ہی خریدے گا اور آن لائن کمپنی سے کہے گا وہ شے خریدار تک پہنچا دی جائے۔ ڈراپ شپر اپنے مال سے نہیں خریدے گا کیونکہ اس طرح خریدار اس کا مقروض ہو جائے گا اور ایک ہی عقد میں قرض اور وکالت کی اجرت کو جمع کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ قرض اور بیع کو ایک عقد میں جمع کرنے کی طرح ہے۔ قرض اور بیع کو ایک عقد میں جمع کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے[5]۔ اس میں ایک مزید خرابی بھی ہے کہ یہ ایسا قرض ہے جس سے نفع اٹھایا جائے گا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس قرض کو سود قرار دیا ہے جس کی بنیاد پر بغیر عوض کے کوئی فائدہ اٹھایا جائے[6]۔

ڈراپ شپر بیع مرابحہ کرے

جواز کی ایک صورت یہ ہے کہ ڈراپ شپر خریدار کی طرف سے آرڈر موصول ہونے کے بعد کمپنی یا ڈیلر سے مطلوبہ شے پہلے از خود خریدے یا خریداری کا معاہدہ کرکے قیمت ادا کرے۔ یوں ڈراپ شپر کا اس چیز پر قبضہ حقیقی یا حکمی ہو جائے گا۔ پھر اس پر منافع رکھ کر خریدار کو بیچ دے اور کمپنی یا ای سٹور کو آرڈر دے کہ مطلوبہ شے فلاں آدمی کو بھیج دی جائے۔ ڈراپ شپر کو خریدار کی طرف سے کسی چیز کا محض آرڈر موصول ہونا بیع کو لازم نہیں کرتا جب تک کہ ڈراپ شپر اس کو قبول نہ کرے، اسی لیے اس بنیاد پر طرفین میں سے کسی پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

بیع سلم کی جائے

ڈرپ شپنگ کے جواز کی ایک صورت یہ ہے کہ ڈراپ شپر خریدار کے ساتھ بیع سلم کرے۔ اس کے لیے ضروری ہوگا کہ ڈراپ شپر مطلوبہ شے کی جنس، نوع، صفت، مقدار، قیمت اور اس کی دائیگی کا طریقہ کار، وصولی کی تاریخ اور نقل و حمل کے اخراجات کو بالکل واضح کرے بایں طور کہ اس میں کسی قسم کا ابہام نہ رہے۔ اس صورت میں خریدار کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ چیز کی قیمت ڈراپ شپر کو پہلے بھیجے۔ پھر ڈراپ شپر مطلوبہ چیز کمپنی یا فرد سے خرید کر خریدار کو بھیجوائے گا۔ جواز کی اس صورت کی بنیادی شرط یہ ہے کہ خریدار ڈراپ شپر کو قیمت پہلے ادا کرے ورنہ معدوم کی معدوم کے ساتھ بیع لازم آئے گی جو کہ جائز نہیں ہے[7]۔

ڈراپ شپنگ کے لیے مذکورہ بالا صورتیں اختیار کی جائیں تو یہ کاروبار جائز ہے۔ مزید یہ کہ خریدار کو شریعت نے جو حق رویت دیا ہے وہ محض تصویر دیکھنے سے ساقط نہیں ہوگا بلکہ اگر مبیع تصویر کے مطابق نہ ہو تو خریدار کے پاس اسے واپس کرنے کا پورا حق ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ڈراپ شپنگ اپنی مروجہ شکل میں شرعاً درست نہیں کیونکہ اس میں ڈراپ شپر کی مبیع پر ملکیت نہیں ہوتی اور نہ ہی اس پر اس کا قبضہ ہوتا ہے تاہم اگر ڈراپ شپر کو مبیع پر ملکیت اور قبضہ کے حاصل ہو جائے یا وہ بطور وکیل خدمات سرانجام دے یا بیع سلم کے طور پر اس کی تمام شرائط کو ملحوظ رکھ کر معاملہ کرے تو ڈراپ شپنگ جائز ہے۔

حوالہ جات

[1] بدر الدين العينى ،محمود بن أحمد بن موسى الحنفى (ت ٨٥٥ ھ)، البناية شرح الهداية(بيروت: دار الكتب العلمية،2000ء)، ج8ص4۔

[2] ترمذی ، محمد بن عيسى بن سوره ، ابوعيسى، سنن الترمذى(مصر: شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابى الحلبى ، 1975)، أَبْوَابُ الْبُيُوعِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، رقم الحديث: 1232، ج3ص526۔

[3] احمد بن حنبل، **مسند الامام احمد**(بيروت: موسسة الرسالة ، 2001) ، رقم الحديث: 15316، ج24ص32۔

[4] محمد بن اسماعيل ابو عبد الله بخارى جعفى ، الجامع الصحيح(بيروت: دار طوق النجاة، 1422ھ)، كِتَاب الشَّرِكَةِ ، بَابُ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ ، رقم الحديث:2497، ج3ص140۔

[5]أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ۔ ترمذی ، السنن، أَبْوَابُ الْبُيُوعِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، رقم الحديث:1234، ج3ص527۔

[6]قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا» العلاء بن موسى بن عطية البغدادي، أبو الجهم الباهلي (ت ٢٢٨هـ)، جزء أبي الجهم (الرياض: مكتبة الرشد، 1999ء)، رقم الحديث: 92، ص53۔

[7] علاء الدين، أبو بكر بن مسعود الكاساني الحنفي (ت ٥٨٧ هـ)، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع(مصر:مطبعة شركة المطبوعات العلمية،1328ھ)،ج5ص138۔

مصادر و مراجع

1. عينى ، بدر الدين ،محمود بن أحمد بن موسى الحنفى (ت ٨٥٥ ھ)، البناية شرح الهداية(بيروت: دار الكتب العلمية،2000ء)
2. ترمذی ، محمد بن عيسى بن سوره ، ابوعيسى، سنن الترمذى(مصر: شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابى الحلبى ، 1975)
3. احمد بن حنبل، **مسند الامام احمد**(بيروت: موسسة الرسالة ، 2001)
4. بخارى ، محمد بن اسماعيل ابو عبد الله جعفى ، الجامع الصحيح(بيروت: دار طوق النجاة، 1422ھ)
5. باهلي ، العلاء بن موسى بن عطية البغدادي، أبو الجهم (ت ٢٢٨هـ)، جزء أبي الجهم (الرياض: مكتبة الرشد، 1999ء)
6. كاساني ، علاء الدين، أبو بكر بن مسعود الحنفي (ت ٥٨٧ هـ)، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع(مصر:مطبعة شركة المطبوعات العلمية،1328ھ)